جامعہ احمدیہ جرمنی ’شاہدین‘ میں تقسیم اسناد کی تقریب کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

جامعہ کی انتظامیہ کی طرف سے جو ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی ہے اس میں مختلف Activities کا بھی ذکر کیا گیا۔ جامعہ کے تعلیمی نصاب کے علاوہ جو یہ باتیں ہیں، ان کا تعارف اس لئے کروایا جاتا ہے یا ان چیزوں میں شامل ہونے کے لئے کہا جاتا ہے تا کہ مربیان جب میدانِ عمل میں آئیں تو انہیں جہاں ان باتوں کا علم ہو وہاں ان پر ان باتوں کی اہمیت بھی واضح ہو اور وہ اس بارے میں کوشش کرنے والے بھی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

میدانِ عمل میں آ کر آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ اگرچہ ایک طالب علم جو جامعہ میں آتا ہے اس سے یہی توقع کی جاتی ہے کہ اس کا دینی معیار، اس کا اخلاقی معیار، اس کا رہن سہن، اس کا بات چیت کا طریق، باقی دوسروں سے مختلف ہو اور اس میں آہستہ آہستہ تدریجی ترقی اور بہتری پیدا ہوتی رہے۔ لیکن میدانِ عمل میں آ کر آپ کے کندھوں پر بہت بڑی ذمہ داری آن پڑی ہے۔ اب آپ صرف طالبعلم نہیں رہے۔ ویسے طالبعلم تو انسان ہمیشہ رہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے یہی فرمایا ہے کہ ’قبر تک علم حاصل کرنا چاہئے‘۔ بلکہ اس کے ساتھ آپ کی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ جہاں اپنوں کی تربیت کرنی ہے وہاں غیروں کو اسلام کا خوبصورت پیغام بھی پہنچانا ہے اور یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ابھی جو نظم پڑھی گئی ہے اس میں بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا ہے کہ ایک مقصد حاصل کرنا ہے جو کہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پس آپ میں ہمیشہ اس ذمہ داری کا احساس نہ صرف پیدا ہونا چاہیے بلکہ بڑھتے رہنا چاہیے۔ اب دنیا کی نظر آپ پر ہے۔ چاہے وہ احمدی ہیں یا غیر احمدی ہیں یا غیر مسلم ہیں۔ آپ لوگوں کے دلوں سے اب ہر قسم کا دنیاوی خوف دُور ہو جانا چاہیے اور اس دنیاوی خوف کو دل سے دور کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ہر لحہ آپ کو بڑھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہی ہے جو ہر موقع پر آپ کے کام آئے گا۔ اگر خدا تعالیٰ سے تعلق کا وہ معیار نہیں جو ایک مربی اور مبلغ کا ہونا چاہیے، جس نے یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی زندگی وقف کرتا ہوں، میں نہ صرف اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرنے والا ہوں اور اس تبدیلی میں بڑھتا چلا جاؤں گا بلکہ دنیا کی اصلاح کر کے ان کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب لاؤں گا۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا نہ ہو اور تعلق پیدا کرنے کے لئے آپ نے اپنے نوافل اور نمازوں کی نہ صرف یہ کہ سستی نہیں دکھانی بلکہ انتہائی کانشس ہو کر اس طرف توجہ دینی ہے۔ کوشش کر کے اس کو حاصل کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ اکثر مربیان سے جب بھی میں سوال کرتا ہوں تو نوافل میں بہت سستی ہے۔ تہجد کے لئے اٹھنے میں بڑی سستی ہے۔ یہاں خاص طور پر یورپ میں گرمیوں کے دنوں میں جب راتیں چھوٹی ہو جاتی اور دن لمبے ہو جاتے ہیں، بہت تھوڑا سونے کا وقت ملتا ہے لیکن اس میں بھی آپ لوگوں کو کوشش کرنی چاہیے کہ نفل کی ادائیگی کے لئے جاگیں اور نفل ادا کریں۔ اور یہی چیزیں یا نوافل ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے میں اور تعلق بڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ فرائض تو ہر احمدی اور ہر مسلمان کے لئے فرض ہیں اور احمدی مسلمان کے لئے خاص طور پر جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا اور اس نے یہ عہد کیا کہ مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ لیکن ایک مربی کا عہد اس سے بڑھ کر ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ لوگوں کی نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہیے۔ اور بعض میدانِ عمل میں آنے کے باوجود فجر کی نمازیں سستی دکھاتے ہیں۔ یہ سستیاں اب دُور ہونی چاہئیں۔ یہ سستیاں دُور کریں گے تو اللہ تعالیٰ سے تعلق میں ترقی بھی کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آپ کا سب سے بڑا مقصد توحید کا قیام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے میں اسی مقصد کے لئے آئے ہیں کہ توحید کا قیام ہو اور بندے کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اور دوسرا مقصد انسان کے آپس کے حقوق ہیں ان کی طرف توجہ دلانا۔ اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں ہو، اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو تبھی آپ توحید کے قیام کے لئے حقیقی کوشش کر سکتے ہیں۔ تبھی آپ کو وہ اِدراک حاصل ہو سکتا ہے کہ توحید کیا چیز ہے۔ ورنہ اگر عبادتیں نہیں اور عبادتوں کے مقابلہ پر بعض سستیاں آڑے آ رہی ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے توحید کے مقابلہ پر کسی اور چیز کو کھڑا کر دیا ہے۔ یہ عموماً مَیں افرادِ جماعت کو بھی کہتا رہتا ہوں لیکن مربیان کے لئے یہ سب سے اہم چیز ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں گے تو تب ہی آپ توحید کے قیام کے لئے بھرپور کوشش کر سکتے ہیں۔ عبادت کے بغیر یہ ناممکن ہے کہ آپ توحید کا قیام کر سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پھر عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دینے کے بعد قرآن کریم کا پڑھنا، اس پر غور کرنا، اس کی تفاسیر پڑھنا، یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ آپ کو یہاں جامعہ احمدیہ میں تفسیر پڑھائی گئی اور تفسیر کا مختصر تعارف کروایا گیا ہو گا یا کچھ حد تک تفسیر پڑھائی گئی ہو گی لیکن اب اس میں مزید وسعت پیدا کرنے کے لئے، اپنے علم کو مزید بڑھانے کے لئے آپ کو خود جہاں قرآن کریم پر غور کرنے کی ضرورت ہے وہاں جو مختلف تفاسیر ہیں ان کو بھی پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں مختلف آیات کی تشریح فرمائی ہے وہ تفسیر کی صورت میں ایک جگہ جمع ہے۔ اس کو مسلسل آپ کو مطالعہ میں رکھنا چاہیے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقریباً 54 سورتوں کی تفاسیر ہیں، ان کو پڑھنا چاہیے اور ہمیشہ اپنے مطالعہ کو بڑھاتے چلے جائیں۔ یہی چیزیں آپ کے دین میں کام آئیں گی۔ ہر موقع پر یہ کوشش کریں کہ آپ کو آپ کے جواب قرآن کریم سے ملیں اور وہ اسی صورت میں مل سکتے ہیں جب آپ کو اس پر غور کرنے کی اور تدبر کی عادت ہو گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کا مختصر ذکر کر دیا جو چار جلدوں میں تفسیر کی صورت میں جماعت کے لٹریچر میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ آپ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے۔ آپ کو کم از کم آدھا گھنٹہ روزانہ، اس سے زیادہ ہو تو اور بھی بہتر ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ اور یہ چیز آپ کے علم کو بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کرے گی، ورنہ دنیاوی علم جو آپ نے مختلف جگہوں سے سیکھا یا پڑھ کر آئے ہیں یا آئندہ بھی شائد آپ کو پڑھنے کا موقع ملے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ آپ لوگوں کو تحریک کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھو لیکن جب تک خود نہیں پڑھ رہے ہوں گے آپ کی تحریک میں اور توجہ دلانے میں برکت نہیں پڑے گی۔ پس اس لحاظ سے ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ آپ لوگ میدانِ عمل میں خلیفۂ وقت کے نمائندے ہیں اور آپ نے اس نمائندگی کا حق ادا کرنا ہے جس میں تربیت بھی شامل ہے اور تبلیغ بھی شامل ہے۔ کسی بھی قسم کی مداہنت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہاں آپ نے سامنے شعر لکھ کر لگائے ہوئے ہیں کہ

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

بعض دفعہ مَیں نے دیکھا ہے کہ روئے زمین کو کیا ہلانا ہے بعض لوگ ذرا سے پریس کے دباؤ سے یا معاشرے کے دباؤ سے یا ان ملکوں کے غلط قوانین جو انہوں نے آزادی کے نام پر بنا دیئے ہیں ان کے زیرِ اثر آ کر حکمت کی بجائے مداہنت سے کام لینا شروع کر دیتے ہیں۔

رُوئے زمیں کو تو ہم اسی وقت ہلا سکتے ہیں جب ہمارا اپنا ایمان مضبوط ہو اور اس مضبوط ایمان کے ساتھ ہم دنیا کا مقابلہ کرنے والے ہوں۔ اگر قرآن کریم کہتا ہے کہ ہم جنسی ایک برائی ہے تو اس کا مقابلہ ہم نے کرنا ہے چاہے جتنے بھی دنیاوی قوانین پاس ہوتے رہیں۔ اگر اسلام ہمیں کہتا ہے کہ عورتوں اور مَردوں میں ایک تقسیم کار بھی ہے اور فرق بھی ہے اور علیحدگی ہونی چاہیے اور مصافحہ سے بچنا چاہیے تو اس میں آپ کو جرأت سے کام لینا چاہیے۔ اسی طرح بعض دوسرے حقوق ہیں۔ اگر آزادی کے نام پر یہ لوگ بگڑ رہے ہیں تو ان کو بگڑنے سے بچانے کے لئے آپ نے اپنا کردار ادا کرنا ہے، نہ کہ مصلحت کے نام پر مداہنت دکھانا شروع کر دیں۔ مصلحت اور مداہنت میں بڑا فرق ہے۔ مصلحت یہ ہے کہ ایک چیز کو آپ حکمت سے بیان کریں لیکن کمزوری نہ دکھائیں۔ یہ نہ ہو کہ آپ یہ کہنے والے ہو جائیں کہ اگر کسی سے مقابلہ ہو جاتا ہے کہ اچھا ٹھیک ہے ہم مان لیتے ہیں یا اس کی ایسی توجیہیں پیش کریں جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہوں، یہ ہمارا مقصد نہیں۔ ہاں اگر لڑائی ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں۔ بہرحال ہم نے لڑائیاں نہیں کرنیں لیکن ہمارا جو مؤقف ہے، جو ہماری بنیادی تعلیم ہے جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیئے ہوئے ہیں ان سے ہم نے بہرحال پیچھے نہیں ہٹنا چاہے ایک خبر کیا اخباروں کے اخبار آپ کے خلاف کالم لکھنا شروع کر دیں تب بھی آپ نے اپنے مؤقف پر قائم رہنا ہے اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرنی، نہ اس کی فکر کی ضرورت ہے کہ اگر ہم نے ان

لوگوں کی باتیں نہ مانیں تو ہم شائد جماعت احمدیہ کا پیغام یا اسلام کا پیغام نہ پہنچا سکیں۔ اسلام کا پیغام تو بہرحال پہنچنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ ”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔“ جب اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہوا ہے تو ہمیں کیا ضرورت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے ’میں اور میرے رسول غالب آئیں گے‘۔ جب یہ وعدے ہی اتنے زیادہ ہیں تو پھر ہمیں کسی بھی قسم کے خوف کی ضرورت نہیں ہے کہ شائد ہمارا پیغام نہ پہنچے۔ یہ مصلحت اندیشی نہیں، یہ بزدلی ہے۔ اور ایک مبلغ سے، ایک مربی سے بلکہ عہدیداروں سے بھی ایسی بزدلی کا اظہار نہیں ہونا چاہیے۔ تبھی آپ خلیفۂ وقت کی نمائندگی کا صحیح حق ادا کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

پھر آپ نے افرادِ جماعت کو یہ احساس بھی دلانا ہے کہ آپ لوگ عالم باعمل ہیں۔ ان مولویوں کی طرح نہیں ہیں جو منبر پر کھڑے ہو کر تقریریں تو کر لیتے ہیں لیکن جب اپنی باری آئے تو ان کے معیار بالکل بدل جاتے ہیں۔ بلکہ آپ جو کہتے ہیں وہ کر کے دکھاتے ہیں اور اگر آپ جماعت کے ہر فرد میں یہ احساس پیدا کر دیں تو افرادِ جماعت کے اندر آپ کی عزت کئی گنا بڑھ جائے گی۔ عزت کسی دنیاوی خوشامد سے یا مصلحت سے نہیں بڑھتی، عزت اللہ تعالیٰ نے دینی ہے اور وہ اسی صورت میں ہو گی جب آپ کا قول و فعل ایک جیسے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اسی طرح میدانِ عمل میں بعض عملی معاملات آپ کے سامنے آئیں گے، ان میں آپ نے ہمیشہ غور کر کے، سوچ کر وہ فیصلے کرنے ہیں جو جماعتی مفاد میں ہوں مثلاً اخراجات وغیرہ ہیں۔ جہاں آپ خود قناعت دکھائیں وہاں عہدیداروں کو سمجھانا بھی آپ کا کام ہے کہ ہمارے اخراجات میں قناعت ہونی چاہیے۔ ہم ایک غریب جماعت ہیں اور چند افراد کے چندوں سے ہمارے اخراجات پورے ہوتے ہیں اور جماعت کے افراد کی اکثریت غریب ہے یا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ بہت امیر ہیں۔ اس لئے آپ کو اس بات کا احساس ہونا چاہیے کہ ہمارے جو چندے آتے ہیں ان کے مقابل پر اخراجات کم سے کم ہوں اور کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ اکنامکس کا یہ ایک اصول ہے کہ کامیاب وہی ہوتا ہے جو کم سے کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکے۔ پس آپ کو بھی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔ ہمارے منصوبے بہت بڑے بڑے ہیں اور انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ان کو پورا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے لیکن اس کے لئے ہمیں بھی کوشش کرنی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو ذرائع اور وسائل دیئے ہیں ان کو استعمال کرتے ہوئے ہم نے ان بڑے منصوبوں کو حاصل کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ’سلسلہ کی عزت اور عظمت کا خیال رکھو‘ اور یہ سلسلہ کی عزت اور عظمت کا خیال رکھنا ایک مربی، مبلغ، واقفِ زندگی کا سب سے بڑھ کر کام ہے۔ ہمیشہ آپ کے سامنے سلسلے کی عزت اور عظمت اور وقار کا سوال رہنا چاہیے اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، جب آپ کا ہر لمحہ اپنے اوپر نظر رکھتے ہوئے گزرے گا۔ جہاں آپ کی عبادتوں کے معیار بلند ہوں وہاں آپ کے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں۔ اور آپ ہر معاملہ میں ایک مثالی اخلاق رکھنے والا کردار ادا کرنے والے ہوں۔ گھروں میں ہیں تو عائلی طور پر آپ کے بہترین نمونے ہوں۔ باہر ہیں تو بول چال میں، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا، اعلیٰ نمونے ہوں۔ آپ کے لباس میں آپ کے اچھے نمونے ہوں اور ہر شخص آپ کو دیکھ کر یہ کہنے والا ہو کہ یہ وہ لوگ ہیں جو جماعت کی سچی نمائندگی کرنے والے ہیں، جو جماعت کی حقیقی نمائندگی کرنے والے ہیں اور ان سے کوئی ایسی حرکت کبھی نہیں ہوتی جو جماعتی مفادات کے خلاف ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عزتوں کو تو داؤ پر لگا سکتے ہیں لیکن جماعت کی عزت و عظمت پر کبھی فرق نہیں آنے دیں گے۔ پس یہ وہ معیار ہیں جو آپ نے حاصل کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو فرمایا کہ ’تمہارا ایک نصب العین ہونا چاہیے‘۔ اور وہ نصب العین کیا ہے؟ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ یہ وہ نصب العین ہے جو عمومی طور پر جماعت کے ہر فرد کے لئے ہے لیکن مربی کے لئے سب سے بڑھ کر ہے۔ یہ بڑا وسیع کام ہے۔ جب ہم اِیَّاکَ نَعۡبُدُ کہتے ہیں تو پھر، جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ آیا ہوں، اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ یہ صرف فرض نہیں ایک نصب العین ہے اور جماعت کی عظمت اور وقار کو قائم کرنے کے لئے بھی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا یعنی اللہ تعالیٰ کے آگے ہی جھکنا ہے۔ کبھی کسی انسان کے آگے نہیں جھکنا۔ کسی انسان سے، دنیا سے متأثر نہیں ہونا بلکہ ہر مدد اللہ تعالیٰ سے لینی ہے کہ انسان خطاؤں اور غلطیوں کا پُتلا ہے، اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہیے اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کہ مجھے سیدھے راستے پر چلاتا رہ۔ کبھی ایسی لغزشوں میں نہ پڑ جاؤں جس سے جماعت کی عزت اور وقار پر حرف آئے، جس سے جماعت کی عظمت پر حرف آئے، جس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں داخل ہو کر اور پھر اپنے آپ کو مربی کا ٹائٹل دلوا کر اس پر حرف آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک مربی غلط حرکت سے صرف اپنے آپ کو بدنام نہیں کرتا بلکہ پورے نظام کو بدنام کر رہا ہوتا ہے پس اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ہمیشہ آپ کے سامنے ہو اور اس پر ہمیشہ غور کرتے رہیں اور انعمت علیھم یعنی ان لوگوں میں شمار ہونے کی کوشش کریں جن پر اللہ تعالیٰ انعام کرتا ہے۔ پس ایسے انعام یافتہ جب بنیں گے تو پھر ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق ہم ان چار باتوں پر عمل کرنے والے بنیں گے اور تبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطابق اپنے نصب العین کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔ اس بات کو ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہیے اور ان چیزوں کے لئے سب سے بڑھ کر چیز یہ ہے کہ تقویٰ بھی ہو۔ ہر ایک مربی کا تقویٰ کا معیار بلند ہو۔ ایک بزرگ کے کپڑے پر ہلکا سا داغ لگا ہوا تھا اور وہ اسے دھو رہے تھے۔ ان کے ایک مرید نے پوچھا کہ حضور آپ نے تو یہ فتویٰ دیا ہوا ہے کہ اتنے سے داغ سے گندگی نہیں ہوتی کوئی حرج نہیں ہے اور نماز وغیرہ جائز ہے اور کپڑے بھی پاک ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو میں نے تمہیں دیا تھا وہ فتویٰ تھا اور یہ جو میں کر رہا ہوں یہ تقویٰ ہے۔ پس ایک مربی کو فتویٰ اور تقویٰ میں فرق کرنے کے لئے اپنے معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں اور اگر ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ میدانِ عمل میں بہترین مربی اور مبلغ کا کردار ادا کر سکنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر میں فرمایا: اللہ کرے کہ آپ لوگ میدانِ عمل میں جا کر صرف ان باتوں کو اپنی ڈائریوں تک نوٹ کرنے والے نہ ہوں بلکہ عمل کرنے والے بھی ہوں اور ایک مثالی مربی اور مبلغ بن جائیں۔ وہ انقلاب پیدا کرنے والے ہوں جس کے پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھیجا ہے اور خلافت احمدیہ کے صحیح دست و بازو بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین